Barnebøker for Norge

barneboker.no

سکھیا کا گانا

Skrevet av: Ursula Nafula
Illustret av: Peris Wachuka
Oversatt av: Samrina Sana

Denne fortellingen kommer fra African Storybook (africanstorybook.org) og er videreformidlet av Barnebøker for Norge (barneboker.no), som tilbyr barnebøker på mange språk som snakkes i Norge.

Dette verket er lisensiert under en Creative Commons
Navngivelse 4.0 Internasjonal Lisens.
https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/deed.no

سکھیا کا گانا

✎ Ursula Nafula
Peris Wachuka
Samrina Sana
urdu
nivå 3

(uten bilder)

سکیپا اپنے والدین اور اپنی چار سالہ بہن کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ایک امیر آدمی کی زمین پر رہتے تھے۔ اُن کی گھاس سے بنی جھونپڑی، درختوں کی قطار میں سب سے آخر پر تھی۔

امیر آدمی اپنے بیٹے کو دوبارہ دیکھ کر بہت خوش تھا۔ اُس نے سکیپا کو اُس کی حوصلہ افزائی کے لیے انعام دیا۔ وہ اپنے بیٹے اور سکیپا کو لے کر ہسپتال گیا تاکہ سکیپا کی نظر دوبارہ واپس آسکے۔

جب سکھیا تین سال کا تھا تو وہ بیمار ہو گیا اور اُس نے
اپنی بینائی کھو دی۔ سکھیا ایک ہنرمند لڑکا تھا۔

اُسی ہفتے دو آدمی کسی کو سٹریچر پر اُٹھا ئے لا ر ہے
تھے۔ اُنہیں امیر آدمی کا بیٹا زخمی حالت میں سڑک کی بائیں
جانب گِرا ہوا ملا۔

سکھیا نے بہت سے ایسے کام کیے جو باقی چھ سالہ لڑکے نہیں کر سکتے تھے۔ مثال کے طور پر، وہ اپنے گاوں کے بڑے بزرگ ممبران کے ساتھ بیٹھتا اور ضروری معاملات کے بارے میں بات چیت کرتا۔

سکھیا نے اپنا گانا ختم کیا اور واپس جانے کے مڑا۔ لیکن امیر آدمی بھاگتا ہوا باہر آیا اور کہا مہربانی کر کے دوبارہ گاو۔

سکیِیا کے والدین امیر آدمی کے گھر پر کام کرتے تھے۔ وہ صبح سویرے جلدی گھر سے چلے جاتے اور شام دیر سے گھر واپس آتے۔ سکیِیا اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ رہتا۔

مزدور رُک گئے جو کام وہ کر رہے تھے۔ اُنہوں نے سکیِیا کے خوبصورت گانے کو غور سے سُنا، لیکن ایک آدمی نے کہا، ابھی تک کوئی بھی مالک کو حوصلہ نہیں دے پایا۔ کیا یہ اندھا لڑکا اُسے حوصلہ دے پائے گا؟

سکھیا کو گا نے گانا بہت پسند تھا۔ ایک دن اُس کی ماں نے پوچھا سکھیا تم یہ گا نے کہاں سے سیکھتے ہو؟

وہ ایک بڑکی کھڑی کے نیچے کھڑا ہو گیا اور اپنا پسندیدہ گانا گا نے لگا۔ دھیرے دھیرے، اُس ایر آدمی کا سر کھڑکی سے نظر آ نے لگا۔

سکھیا نے جواب دیا، یہ مجھے ایسے ہی آجاتے ہیں امی۔ میں انہیں اپنے دماغ میں سنتا ہوں اور پھر میں گاتا ہوں۔

اگلے دن، سکھیا نے اپنی چھوٹی بہن سے اُسے اُس امیر آدمی کے گھر تک لے جانے کے لیے کہا۔

سکھیا کو اپنی چھوٹی بہن کے لیے گانا پسند تھا، خاص طور پر جب وہ بھوک محسوس کرتی تھی۔ اُس کی بہن اُسے اپنا پسندیدہ گانا گاتے ہوئے سنتی اور اُس کی پر سکون دھن پر جھوم اُٹھتی۔

حتیٰ کہ سکھیا نے ہار نہیں مانی۔ اُس کی چھوٹی بہن نے اُسے سہارا دیا اُس نے کہا سکھیا کے گانے مجھے سکون بخشتے ہیں جب میں بھوکی ہوتی ہوں۔ یہ اُس کو بھی ضرور راحت دیں گے۔

سکھیا کیا یہ تم بار بار گا سکتے ہو؟ اُس کی بہن اُس کی منت کرتی۔ سکھیا اُس کی بات مانتا اور بار بار گاتا۔

میں اُس کے لیے گا سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ دوبارہ خوش ہو جائے سکھیا نے اپنے والدین کو بتایا۔ لیکن اُس کے والدین نے منع کر دیا۔ وہ بہت امیر ہے اور تم صرف ایک اندھے لڑکے ہو۔ تمہیں لگتا ہے کہ کیا تمہارا گانا اُس کی کوئی مدد کر سکتا ہے؟

ایک شام جب اُس کے والدین گھر آئے وہ بہت
خاموش تھے۔ سکینا جانتا تھا کہ کچھ غلط ہے۔

کیا پریشانی ہے؟ امی او؟ سکینا نے پوچھا۔ سکینا کو پتہ
چلا کہ ایر آدمی کا بیٹا غائب ہے۔ وہ آدمی بہت اکیلا اور
اُداس ہے۔